بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly Badr Qadian.

جلد ۱۹ | شمارہ ۴۷

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ ؍ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۲ ؍ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ۱۰ ؍ نبوت رات بائیں ٹخنہ میں شدید درد کی وجہ سے تمام رات نیند نہ آسکی اس کے بعد نسبتاً افاقہ رہا لیکن ٹخنہ میں درد کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۱۷ ؍ نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

✪ — مقامی طور پر قادیان میں رات کے وقت مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں حسب سابق نماز تراویح کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح نماز ظہر تا عصر درس القرآن دیا جا رہا ہے۔ پہلے پانچ روز مکرم مولوی عبد القادر صاحب غوری نے چھ سپاروں کا درس دیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب نے چار روز میں چار سپارے ختم کئے۔ پھر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے تین سپارے۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے دو دو سپارے کا درس دے کر آج سولھویں روزے کو سترہ سپارے مکمل کر لئے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو رمضان اور قرآن کریم کی برکات سے وافر حصہ دے آمین ؎

(گھانا کے اندرونی علاقہ میں)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ سکیم کے تحت پانچویں احمدیہ میڈیکل سنٹر کا پُرشکوہ افتتاح

افتتاحی تقریب میں تین پیراماؤنٹ چیفس، اعلیٰ حکام، نامور شخصیتوں اور تین ہزار افراد کی شرکت

کوکوفو کے پیراماؤنٹ چیف کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ گہری عقیدت اور جذباتِ تشکر کا اظہار

شہر بھر میں خوشی کی لہر۔ عوام کی طرف سے روایتی جوش و خروش اور دلی مسرت کا والہانہ اظہار

اکرا (گھانا۔ مغربی افریقہ)۔ ۳ ؍ نومبر ۱۹۷۰ء بذریعہ کیبل گرام۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے "لیپ فارورڈ پروگرام" کے تحت جماعتِ احمدیہ کے پہلے میڈیکل مشنری ریٹائرڈ بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب کے گھانا کے شہر کماسی میں پہنچنے کے بعد اس علاقہ میں پہلے احمدیہ میڈیکل سنٹر کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اس میڈیکل سنٹر کے لئے ایک وسیع اور شاندار عمارت اُس علاقہ کے ایک پیراماؤنٹ چیف نے پیش کی تھی جسے وہاں کی حکومت نے از روئے قواعد موزوں قرار دیتے ہوئے اس میں میڈیکل سنٹر کے قیام کی منظوری بھی دیدی تھی۔ چنانچہ ابتدائی انتظامات مکمل ہونے کے بعد یکم نومبر ۱۹۷۰ء کو ایک پُرشکوہ تقریب میں بفضل اللہ تعالیٰ پہلے میڈیکل سنٹر کا افتتاح عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب کی روداد پر مشتمل گھانا کے دارالحکومت اکرا سے بذریعہ کیبل گرام جو اطلاع مرسولہ موصول ہوئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اکرا۔ ۳ ؍ نومبر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے "نصرت جہاں سکیم" کے ماتحت یکم نومبر کو کماسی کے علاقہ میں پہلے احمدیہ میڈیکل سنٹر کا افتتاح عمل میں آیا۔ علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف نے اس موقع پر ایک خصوصی دربار منعقد کیا جس میں تین مختلف اسٹیٹس کے تین پیراماؤنٹ چیفس، اعلیٰ سرکاری حکام، علاقہ کی دیگر نامور اور سربرآوردہ شخصیتوں اور تقریباً تین ہزار افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر صدارت کے فرائض بی کوائے اسٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف نے ادا فرمائے۔ کوکوفو کے پیراماؤنٹ چیف نے جماعتِ احمدیہ گھانا کے امیر اور مشنری انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نیز گھانا میں جماعتِ احمدیہ کے پہلے میڈیکل مشنری بریگیڈیئر احمد کو مخاطب کر کے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ساتھ گہری عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے میڈیکل سنٹر کے قیام پر دلی جذباتِ تشکر کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے اپنی اسٹیٹ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ نانا اوسیئے دوم مرحوم جنہیں انگریزوں نے شاہِ اشانٹی کے ساتھ ملک بدر کر دیا تھا وہ اور اُن کے افرادِ خاندان احمدی تھے۔ انہوں نے اس امر پر گہرے جذباتِ تشکر کا اظہار فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ نوازش ڈاکٹر بھجوانے کے سلسلہ میں ان کی درخواست کو شرفِ قبول سے نوازا۔ انہوں نے اِس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ جب پچھلے دِنوں حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ مغربی افریقہ کے سلسلہ میں گھانا تشریف لائے تھے تو آپ نے انہیں ازراہِ شفقت معانقہ کے شرف سے نواز کر ان کی بے حد عزت افزائی فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے مجھے معانقہ کا شرف بخشا ہے تو لوگ میرے جسم اور کپڑوں کو چھُو چھُو کر مجھ سے ہی برکت حاصل کرتے رہے"۔

سپاسنامے کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے پیراماؤنٹ چیف اور ان کی رعایا کا شکریہ ادا کیا۔ اور یقین دلایا کہ وہ انسانیت کی خدمت کو ہر دوسری چیز پر مقدم رکھنے اور اس طرح ہر ممکن تعاون کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔

اِس کے بعد پیراماؤنٹ چیف نے ہسپتال کی خوبصورت اور شاندار عمارت کی چابی امیر جماعت احمدیہ گھانا مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی خدمت میں پیش کی اور انہوں نے تالے میں چابی گھما کر میڈیکل سنٹر کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح عمل میں آنے کے بعد مہمانوں نے گھوم پھر کر میڈیکل سنٹر کی عمارت اندر سے دیکھی اور علاج معالجہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔

اِس تاریخی موقعہ پر شہر میں بہت خوشی منائی گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ پورے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہوئی ہے۔ عوام نے بہت جوش و خروش اور مسرت کا اظہار کیا۔ وہاں کے روایتی طریق کے مطابق ڈھول پیٹ کر خوشی کے شادیانے بجائے گئے۔ پیراماؤنٹ چیفس نے جو مرصّع طلائی زیورات اور تاج پہنے ہوئے تھے اپنے مصاحبوں اور خدام کے جلو میں شریک ہو کر شان و شوکت اور جاہ و حشم کا عجب رنگا رنگ انداز میں مظاہرہ کیا۔

اِس پُرشکوہ تقریب میں کو کی روایتی کونسل کے سیکرٹری نے ہزاروں افراد کے روبرو اپنے قبولِ احمدیت کا اعلان کیا ان کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے پر ان کا اسلامی نام "عبد اللہ" رکھا گیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے پرنٹ ویل آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر نبوت ۱۳۴۹ ہش

قادیان میں ہمارا سالانہ جلسہ

قادیان میں ہمارا سالانہ جلسہ حسب سابق امسال پھر بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب سے صرف ایک ماہ کے اندر اندر جلسہ شروع ہو چکا ہوگا۔ خدا تعالیٰ خیریت رکھے اور احباب کو کثرت کے ساتھ اس میں شمولیت کی توفیق دے۔ احباب کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ چونکہ موجودہ وقت میں اکثر جماعتیں مرکز سے کافی فاصلہ پر واقع ہیں اس لئے اس سفر کے لئے خاص اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تو احباب جماعت کا اخلاص اور محبت ہے جو دُور دراز کا سفر کرکے اپنے اس اجتماع میں شمولیت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ایسے مخلصین کو بے شمار برکات سے نوازا جاتا ہے۔ اس کا تجربہ ہر شخص نے ذاتی طور پر بارہا کیا ہے۔

خوشی کا مقام ہے کہ دورانِ سال میں مختلف مقامات پر صوبائی جلسے ہوئے اور اپنے اپنے علاقہ کے لحاظ سے بڑے ہی کامیاب جلسے ثابت ہوئے اس کے ساتھ ہی تبلیغی اور تربیتی دوروں میں بہت سی جماعتوں میں بھی انفرادی طور پر اچھے پیمانے پر جلسے منعقد ہوئے اور قریب کے غیر از جماعت دوستوں کو مؤثر طریق پر جماعت سے متعارف کرایا گیا۔ یہ سب احباب جماعت کی بیداری اور جماعت کی قابلِ رشک زندگی کی علامت ہے۔ اور اب جبکہ مرکزِ سلسلہ میں سالانہ جلسہ کی تاریخیں قریب آرہی ہیں ملک کے اکناف میں بسنے والے سبھی احباب کا فرض ہے کہ وہ اس مرکزی جلسہ کو اپنے علاقائی جلسہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے پہل جب اس بابرکت جلسہ کی بنیاد رکھی تو حضور نے اُسی وقت مخلصین کو اس جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرماتے ہوئے واضح فرما دیا تھا کہ:۔

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

باعثِ اطمینان ہے کہ احباب جماعت نے ہر سال ہی اپنے آقا اور مطاع سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کو پیشِ نظر رکھا اور جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھایا۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ جہاں احباب جماعت کی رُوحانی تربیت اور غیر معمولی برکات کا موجب بنا ہے، وہاں غیروں پر گہرے رنگ میں اثر کئے بغیر نہیں رہا۔ اب کی بار مرکزِ سلسلہ میں ہمارا یہ ۷۹ واں سالانہ جلسہ ہے۔ اسی سال سے ہر سال (اِلّا ماشاء اللہ) بلاناغہ جلسہ کا انعقاد عمل میں آتے چلے جانا بجائے خود جماعت کے استقلال اور عزمِ راسخ کو ظاہر کرتا ہے اور ... کہ یہ جلسہ جماعت کی بتدریج ترقی کا ایک واضح نشان بنا رہا ہے۔ چنانچہ ہر ... جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد بمقابلہ سالِ گزشتہ کے ہمیشہ ہی ... تقسیم ملک کے سبب ۱۹۴۷ء سے ہی نہ صرف ایک جگہ بلکہ ... دونوں مراکز میں مخلصینِ جماعت کے اجتماع نے زبانِ حال سے غیروں کو جماعتِ احمدیہ کی نسبت دعوتِ فکر دی۔ اور خدا کا فضل ہی ہے کہ یہ جلسے بہت سی سعید روحوں کو ہر سال ہی کھینچ لانے کا بھی ذریعہ بنتے ہیں۔

... مرکز کا سالانہ جلسہ کے کامیاب بنانے کے معنے ہیں:۔

◉ ـــ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب جماعت کا اس میں شمولیت اختیار کرنا۔ ہر احمدی کے لئے قادیان کی بابرکت بستی میں آکر اپنی رُوح کو صیقل کرنے اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے بھائیوں سے ملاقات کرکے نئے جوش اور نئی روحانی زندگی حاصل کرکے لوٹنے کا بہترین موقع ہے۔

◉ ـــ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ساتھ ایسے غیر از جماعت دوستوں کو لانا جو جماعت سے دلچسپی رکھتے ہیں تا وہ جماعت کو قریب سے مطالعہ کر لیں، ہمارے خیالات سُنیں، مرکزِ سلسلہ میں چند روز رہ کر بذاتِ خود مشاہدہ کر لیں کہ احمدی ماحول کس قسم کا روحانی اثر پیدا کرنے والا ہے۔ ساتھ ساتھ جماعت کی نسبت اُن کی غلط فہمیاں بھی دُور ہوں گی جو اُن کے علماء نے پھیلا رکھی ہیں۔

◉ ـــ اس روحانی اجتماع میں حاضر ہو کر جماعتی مفاد کے اُمور پر باہم تبادلۂ خیالات کرنا اور اسلام و احمدیت کے زندگی بخش پیغام کو زیادہ مؤثر طریق پر اپنے اپنے علاقہ میں پہنچانے اور اس پروگرام کو وسیع کرنے کے بارہ میں غور و فکر کرنا۔

◉ ـــ خود حاضر ہونے کے علاوہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو ہمراہ لانا تا آپ کے ساتھ آپ کی اولاد بھی مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور مبارک ایام کی برکات سے مستفید ہو۔ نئی پود کا احمدیت کے مرکز میں آنا بے حد فائدہ مند اور ضروری ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کو نسلاً بعد نسلٍ راسخ کر دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ میں کثرت کے ساتھ شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے ایک موقع پر یہاں تک فرمایا تھا کہ:۔

"ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے بال بچوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ میں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آجاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابّا ہمیں قادیان کی سیر کے لئے لے چلو۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی جماعت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔

پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی نظارہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدّت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلّی پاتا ہے۔ اور یہ اجتماع اس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔

غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کبھی نہ کبھی ان کے بچے کا اصرار باپ کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے جس کے بعد دوسرا قدم وہ اٹھتا ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔

پس ان ایام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔"

(الفضل ۱۸ر دسمبر ۱۹۳۷ء از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبۂ جمعہ کا یہ لمبا اقتباس ہم نے اس لئے نقل کر دیا ہے تا احباب پر جلسہ میں شمولیت کی اہمیت زیادہ واضح ہو جائے اور ساتھ ہی اولاد کے بارہ میں احباب کی جو ذمہ داریاں ہیں اس کے بعض پہلوؤں کا بھی علم ہو جائے۔

خدا کے فضل و کرم سے ہمارا یہ جلسہ ایک مثالی جلسہ ہوتا ہے کیا بلحاظ ایسی تقاریر کے جن کی اس وقت ساری دُنیا کو ضرورت ہے۔ مذہبی نقطۂ نظر سے بھی اور بنی نوع انسان کی حقیقی فلاح و بہبود کی غرض سے بھی۔ اور کیا بلحاظ پُر امن خالص روحانی ماحول میں چند روز بسر کرنے کے۔ پس ایسے جلسہ میں شمولیت اختیار کرنا ہر شخص کے لئے سراسر فائدہ بخش ہے۔ اور اسی کے لئے ہم بڑے ادب و احترام کے ساتھ ہر شریف الطبع انسان کو دعوت دیتے ہیں۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

غیر معمولی برکتوں اور فتح و ظفر کے آئینہ دار الٰہی سفرِ مغربی افریقہ سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی انتہائی کامیاب و بامراد مراجعت پر

جماعت احمدیہ کی مرکزی تنظیموں کی طرف سے نہایت وسیع پیمانہ پر منعقد ہونے والی استقبالیہ تقریب

اس تاریخی اور یادگار موقع پر پیش ہونے والے سپاسناموں کے جواب میں حضور ایدہ اللہ کی روح پرور اور ولولہ انگیز تقریر

ربوہ — اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرتوں، فتح و ظفر اور غلبۂ اسلام کے نمایاں سے نمایاں تر آثار کے آئینہ دار الٰہی سفرِ مغربی افریقہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی انتہائی کامیاب و بامراد مراجعت کے سلسلہ میں ۲۹ ماہ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ پاکستان کی مرکزی تنظیموں (صدر انجمن احمدیہ، انجمن احمدیہ تحریک جدید، انجمن احمدیہ وقف جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن، مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کی طرف سے جامعہ احمدیہ کے وسیع و عریض صحن میں نہایت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس تاریخی اور یادگار تقریب میں اہل ربوہ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پاکستان کی بیرونی جماعتوں کے نمائندگان شرکت کی سعادت حاصل کر کے اپنے جان و دل سے عزیز مظفر و منصور آقا ایدہ اللہ کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھانے کے خصوصی شرف سے مشرف ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خادمانِ دیارِ مسیح اور ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی طرف سے نیز جماعت احمدیہ کی مرکزی تنظیموں کی طرف سے پیش ہونے والے سپاسناموں کے جواب میں ایک روح پرور اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔

استقبالیہ تقریب کے انتظامات

اس تاریخی اور یادگار تقریب کو شایانِ شان طریق پر منعقد کرنے کی غرض سے جماعت کی مرکزی تنظیموں کی طرف سے ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل تھی :—

(۱) محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نمائندہ صدر انجمن احمدیہ (۲) محترم عبد القادر صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر نمائندہ تحریک جدید (۳) محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نمائندہ وقف جدید (۴) محترم شیخ مبارک احمد صاحب نمائندہ فضل عمر فاؤنڈیشن (۵) محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ (۶) محترم مرزا خورشید احمد صاحب نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اس کمیٹی نے محترم سید داؤد احمد صاحب کو اپنا صدر منتخب کر کے فیصلہ کیا کہ اس تقریب کے جملہ انتظامات آپ ہی کی زیر ہدایت و زیر نگرانی انجام کو پہنچیں چنانچہ آپ نے کمیٹی کے فیصلوں کی روشنی میں اس تقریب کے انعقاد سے متعلق تفصیلی منصوبہ تیار کر کے اس پر کما حقہٗ عملدرآمد کے سلسلہ میں ضروری اقدامات کئے آپ نے جملہ انتظامات کو پانچ شعبوں میں تقسیم فرما کر ان کے حسب ذیل انچارج مقرر فرمائے :—

(۱) تقریب کے لئے شایانِ شان جگہ کی تیاری اور آرائش — انچارج محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

(۲) کھانا پکوانے کا انتظام — انچارج محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

(۳) کھانا کھلانے اور میزبانی کے فرائض — انچارج محترم سید محمود احمد صاحب ناصر، پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۴) انتظام آب رسانی — انچارج محترم چوہدری منیر احمد صاحب عارف، پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۵) انتظام روشنی — انچارج محترم محمد احمد صاحب انور ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

انچارج صاحبان نے قریباً چھ صد معاونین کی مدد سے جملہ انتظامات کو نہایت سلیقہ اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ ان معاونین میں تعلیم الاسلام کالج، جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پروفیسر صاحبان اور اساتذہ نیز ہر سہ ادارہ جات کے طلباء نے نیز مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے ارکان اور دفاتر کے کارکنان شامل تھے۔ ان سب احباب نے بہت ذوق و شوق اور محبت و فدائیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مدعوین کرام اور ان کی تفصیل

اس تقریب میں اہلِ ربوہ (جملہ ارکین مجلس انصار اللہ وجملہ ارکین مجلس خدام الاحمدیہ) بطور میزبان شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ مجلس استقبالیہ کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جماعتہائے احمدیہ کے جملہ صوبائی و علاقائی امراء صاحبان تمام ڈویژنوں اور اضلاع کے امراء صاحبان، انصار اللہ کے ناظمین اعلیٰ و زعماء اعلیٰ اور خدام الاحمدیہ کے جملہ قائدین اضلاع کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ نیز ربوہ کے محلہ جات کی مجالس اطفال الاحمدیہ کے ایک ایک نمائندہ کو بھی اس میں شریک ہونے کا موقع دیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں تہنیت اور مبارکباد پیش کرنے اور آپ کا خیر مقدم کرنے کے لئے سٹیج کے پہلو میں ایک علیحدہ باپردہ شامیانہ نصب کیا گیا تھا۔ چنانچہ مستورات کی اس علیحدہ محفل میں شرکت کے لئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر خواتین مبارکہ نیز لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران اور اور نمائندہ خواتین کو مدعو کیا گیا تھا۔

الغرض نہ صرف اہلِ ربوہ بلکہ بیرونی جماعتوں کے نمائندگان مجموعی طور پر ہزاروں کی تعداد میں مدعو تھے۔ اور حتی الامکان سب کو ہی موقع دیا گیا تھا کہ وہ اس تاریخی اور یادگار تقریب میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

مہمانوں کی نشست کا اہتمام

ہزاروں مہمانوں کو بٹھانے اور انہیں حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر شریکِ طعام ہونے کی سعادت سے بہرہ ور کرنے کے لئے حضور انتظامات کئے گئے تھے۔ جامعہ احمدیہ کے وسیع و عریض میدان میں سے ایک لاکھ بیس ہزار (۳۰۰ × ۴۰۰) مربع فٹ کے ایک قطعہ کو صاف کرنے اور ٹینکر کی مدد سے اس پر چھڑکاؤ کرنے کے بعد خوبصورت شامیانوں دروازوں، جھنڈیوں، بجلی کی ٹیوبوں اور رنگ برنگ قمقموں سے اسے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس وسیع و عریض قطعہ کے مغربی جانب ۳۶ فٹ لمبا اور ۱۸ فٹ چوڑا بہت اونچا سٹیج تعمیر کیا گیا تاکہ جب حضور اس پر رونق افروز ہوں تو دور بیٹھے ہوئے احباب بھی حضور کی زیارت سے شرف یاب اور شادکام ہو سکیں۔

اس پورے احاطہ میں مہمانوں کو سٹفری دریوں پر لمبی لمبی قطاروں میں اس طرح بٹھایا گیا کہ سب کا رخ اسٹیج کی جانب تھا۔ ان قطاروں کے درمیان وسیع راستے بنائے گئے تھے تاکہ منتظمین اور معاونین آسانی اور سہولت کے ساتھ آ جا سکیں۔ اسٹیج کے عین سامنے اس احاطہ کے مشرقی [illegible] ایک خوش [illegible]

تیس فٹ بلند تھا۔ سارا منارہ بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ علاوہ ازیں جامعہ احمدیہ کی پوری عمارت، درختوں اور روشوں کے ساتھ ساتھ باڑ کی شکل میں اُگے ہوئے پودوں پر بھی چراغاں کا خصوصی اہتمام تھا۔ اور یہ سارا علاقہ سلیقہ اور نظافت کے ساتھ سجا ہُوا تھا۔

اس احاطہ کی بڑی آرائشی محراب پر مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک (نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا، سیرالیون) کے نام علیحدہ علیحدہ تختیوں پر لکھ کر آویزاں کئے گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی معیت میں اسٹیج پر حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ (گو علالت طبع کے باعث آپ تشریف نہیں لا سکے) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس وقف جدید، محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم مولوی محمد صاحب امیر مشرقی پاکستان، محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب اور محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر صوبہ سرحد کے لئے نشستیں مخصوص کی گئی تھیں۔ اسٹیج کے نیچے وسیع احاطہ کی ۲۵ قطاروں میں سے پہلی دو قطاریں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ممبران صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن، نیز اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ و مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے مخصوص تھیں۔ باقی تمام دوست ان جگہوں کے علاوہ جہاں چاہیں بیٹھ سکتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

اس روز اہل ربوہ محلوں کی مساجد میں مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد جوق در جوق جامعہ احمدیہ پہنچنے شروع ہو گئے۔ اس وقت سڑکوں پر اس قدر رونق تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سارا کا سارا شہر نکل کھڑا ہوا ہے۔ سب ہی جذبۂ شوق سے سرشار ہو کر ایک ہی سمت میں رواں دواں تھے۔ جب جملہ احباب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے اور بجلی کی روشنیوں سے جگمگ جگمگ کرتے وسیع و عریض احاطہ ایک بھرے پُرے گھر یعنی بہت بڑے بیت معمور کا دلآویز منظر پیش کرنے لگا تو ٹھیک سات بجے شب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قصر خلافت سے بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ جونہی حضور کی کار اسٹیج کے عقبی دروازہ پر آ کر رُکی محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور ان کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ جب حضور اسٹیج کی طرف تشریف لا رہے تھے تو ہزاروں ہزار حاضرین نے اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو کر اور اھلاً و سھلاً و مرحبا، اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد، خاتم المرسلین زندہ باد، انسانیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد، ارض افریقہ زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور نے اسٹیج پر تشریف لا کر پہلے وہاں موجود مرکزی تنظیموں کے نمائندوں اور صوبائی امراء کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر انہیں بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز

اسٹیج کے فرش پر حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہُوا جو جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم گھانا کے مکرم یوسف یوسن صاحب نے کی۔ بعدہٗ جامعہ ہی کے ایک اور طالب علم مکرم عبد الحفیظ کھوکھر صاحب نے درثمین کی نظم "محمود کی آمین" کے بعض دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ان میں سے پہلا شعر یہ تھا ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

نظم کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے قادیان اور ہندوستان کی دیگر احمدی جماعتوں کا ارسال کردہ وہ سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سفر مغربی افریقہ کی غیر معمولی کامیابی اور وہاں سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی نہایت کامیاب و بامراد مراجعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے دلی جذبات محبت و عقیدت کا اظہار کیا تھا۔ اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ، انجمن احمدیہ تحریک جدید، انجمن احمدیہ وقف جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔

ہر دو سپاسنامے پیش ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نزلہ کی وجہ سے ناسازی طبع کے باوجود حاضرین کو ایک روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا جو قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس وقت جو ایڈریس پیش کئے گئے ہیں ان دونوں ایڈریسوں میں دو باتیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہم احمدیوں کے دل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور احسانوں کو دیکھ کر اللہ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اس لئے بھرے ہوئے ہیں کہ اس نے ان ناچیز ذرّوں کو اپنی قدرت کے جلووں سے بھر کر دنیا کی طرف بھیجا۔ اور دنیا کو اپنی قدرت و عظمت کے جلوے دکھائے۔ یہ محض اس کا فضل اور احسان ہے۔ اس لئے اس کے فضلوں اور احسانوں کو دیکھ کر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہوئے اور ہیں

دوسری چیز جو ان ایڈریسوں میں نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے غیر معمولی فضلوں کو دیکھ کر ہماری روح ہمارے سینے اور ہمارے دل بے انتہا مسرتوں سے بھر جانے چاہئیں تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ ہم اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو یاد کر کے آج بھی اپنے دلوں میں ناقابل بیان مسرت محسوس کر رہے ہیں اور ہمیں مسرت محسوس کرنی بھی چاہیئے۔

حضور نے اس موقع پر بعض نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کر کے واضح فرمایا کہ خود ان افریقی ممالک کے مخلص و فدائی احمدیوں کے دل اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور احسانوں کو دیکھ کر اس کی حمد اور بے انتہا مسرتوں سے لبریز ہو گئے اور انہوں نے تحدیث نعمت اور اظہار تشکر کے طور پر نہایت ہی والہانہ انداز میں اپنی خداداد دلی مسرتوں کا اظہار کیا۔ حضور نے بتایا جب میں مغربی افریقہ کے دورہ سے یہاں واپس آیا تو یہاں بھی میں نے پیاری جماعت کے چہروں پر وہی خوشی اور مسرت دیکھی جو اُن ممالک کے افریقی احمدیوں کے چہروں پر دیکھی تھی۔ سوال کا اور یہاں ہم سب کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر اس کی حمد سے بھر جانا اور بے انتہا خوشی اور مسرت سے ہمکنار ہونا ایک فطرتی امر ہے۔ ہماری خوشی اس لئے نہیں تھی کہ ہم نے وہاں کوئی کارنامہ انجام دیا تھا۔ خوش ہم اس لئے تھے کہ ہم اپنی بے مائیگی کو دیکھتے ہوئے یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہم وہاں دین کی راہ میں کسی کام آ سکتے ہیں۔ یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل تھا کہ اس نے ہمیں اپنی قدرت کی انگلیوں میں پکڑا اور خود ہی ہم سے وہ کام لینے شروع کر دیئے جو وہ لینا چاہتا تھا

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقع پر غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم کی عالمگیر نوعیت اور اس ضمن میں اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل مختلف ملکوں میں جو مجددین پیدا ہوئے تھے انہوں نے اپنے اپنے ملکوں میں تجدید دین کا فریضہ ادا کیا۔ ان کی تجدید اور اصلاح کا دائرہ کار محدود تھا۔ مثال کے طور پر حضور نے حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت عثمان بن فودیو (جو ایک ہی وقت میں علی الترتیب برصغیر اور نائیجیریا میں مجدّد تھے) کے تجدیدی کارناموں اور ان کی گرانقدر افادیت بایں ہمہ ان کی محدود نوعیت پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں کامل فنا کے مقام پر فائز تھے اور خدا تعالیٰ اس آخری زمانہ میں کسی ایک قوم کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ساری دنیا کی طرف اپنا مامور بنا کے بھیجا چنانچہ آپ کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم کا آغاز ہُوا اور بیک وقت ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی بنیاد پڑی اور دنیا کی ہر قوم کی سعید روحیں اسلام میں داخل ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے لگیں۔

اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ نے افریقہ میں احمدیہ مشنوں کے قیام اور وہاں مخلص و فدائی جماعتوں کے معرض وجود میں آنے اور پھر مغربی افریقہ کے چھ ممالک میں اپنے حالیہ سفر اور وہاں کی جماعتوں کے محبت و اخلاص اور خدمت و فدائیت کے قابل قدر جذبہ اور وہاں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے ماتحت رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کے نمایاں تر آثار کا ذکر کرتے ہوئے بڑے ولولہ انگیز پیرائے میں فرمایا افریقہ میں اب غلبۂ اسلام کی صبح صادق نمودار ہو چکی ہے ہم نے اور ہمارے افریقی بھائیوں نے وہ صبح طلوع ہوتے دیکھی ہے۔ خدا کے فضل سے وہاں اسلام کا سورج اُفق آسمان پر نکل آیا ہے۔ اور جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ نصف النہار پر بھی ضرور پہنچتا ہے۔ چنانچہ اسلام کی صبح صادق کا ظہور اس حقیقت کو دنیا پر آشکار کر رہا ہے کہ اسلام

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سورج اس زمانہ میں ہی نصف النہار پر پہنچے گا اور ساری دنیا پر یہ سورج بڑی شان سے چمکے گا۔ اور ایک افریقہ ہی نہیں بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ کو منور کر دکھائے گا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے سامان فرمائے ہیں۔ اور اس غرض کو پورا ہوتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اسی لئے ہم خدا کی ارشاد "خوش ہو اور خوشی سے اچھلو" کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ لے کر مسرور ہیں۔ دنیا ان مسرتوں کو جو خدا نے اپنے وعدہ کے بموجب ہمیں خود عطا کی ہیں ہم سے چھین نہیں سکتی۔ دنیا نے اسی سال تک ہماری مخالفت کی لیکن وہ ہم سے یہ مسرتیں جو اول دن سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی چلی آرہی ہیں نہیں چھین سکی۔ یہ مسرتیں اور یہ مسکراہٹیں آج بھی ہمارے چہروں پر رقصاں ہیں۔ ہم اس لئے خوش ہیں کہ غلبۂ اسلام کی صبح نمودار ہو چکی ہے۔ اور سورج افق سماء پر طلوع ہو چکا ہے۔ اسلام کا یہ سورج ہمیں گرمی دے رہا ہے اور ہماری زندگیوں میں حرارت پیدا کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور بڑھتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا کی ساری اقوام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آ جمع ہوں گی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ جن لوگوں کو دنیا نے حبشی کہہ کر ان سے نفرت کی تھی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز ان تک پہنچا دی ہے کہ اب دنیا تم سے نفرت نہیں کرے گی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل عزت اور احترام کا مقام تم کو ملے گا۔ یہی ہے وہ منادی جو میں نے وہاں کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت وہ اس سے متاثر ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔ میں اس دورہ میں محبت اور مساوات، ہمدردی، غمخواری اور خدمت کا پیغام لے کر افریقہ کے ممالک میں گیا تھا۔ اور اللہ کے فضلوں کا منادی بن کر واپس آیا۔ نہ صرف اس وقت جبکہ میں وہاں تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازا بلکہ اب تک اس کے فضل نازل ہو رہے ہیں Leap Forward Programme کے تحت ہم نے وہاں میڈیکل سنٹرز اور سکول کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آسانیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ حضور نے تاخیر یا اور گھاٹا بلیں اس پروگرام کے بروئے کار آنے اور اس راہ میں پیدا ہونے والی بعض آسانیوں اور سہولتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تو یہ سوچتا ہوں کہ میں وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑے "ڈیم" یا بند کی افتتاحی تقریب کے لئے لے جایا گیا تھا اس بند کا افتتاح عمل میں آ چکا ہے اور دریاؤں میں پانی آ گیا ہے۔ یہ پانی اب آگے ہی آگے بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا۔ یعنی میرے افریقی بھائی خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے ہوئے دنیا کے خطوں میں پھیل جائیں گے۔ وہ ہمارے پہلو بہ پہلو اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے قریہ قریہ، محلہ محلہ اور گھر گھر لے جائیں گے اور دنیا کو مخاطب کر کے کہیں گے کہ تم نے ہمیں حقارت سے دیکھا اور ہمارے خلاف زبان بھی چلائی۔ اور ہر قسم کے دکھ دئے لیکن اس سلوک کے جواب میں ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے سجا کر تمہارے پاس لائے ہیں۔ تم بھی انسان ہو اور ہماری طرح کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہماری آواز کو سنو اور اس راہ کی طرف دیکھو جو خدا نے روشن کی ہے۔ وہ ہمارے پہلو بہ پہلو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب نہ آ جائے

تقریر کے آخر میں حضور نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ الٰہی سلسلے سدا بہار پودوں کی مانند ہوتے ہیں جن پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ یہ ہمیشہ سرسبز ہی رہے گا۔ چند ایک ٹہنیاں خشک ہو سکتی ہیں اور انہیں تراشا بھی جا سکتا ہے لیکن اس کی سرسبزی اور تروتازگی میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے جس نے یہ پودا خود اپنے ہاتھ سے لگایا ہے کہا ہے کہ میں اس کو ایک تناور درخت بناؤں گا۔ یہ تو ہو کر رہے گا۔ لیکن ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے "میرے تیرے لئے" نہیں ہو رہا بلکہ سب کچھ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو رہا ہے۔ ہم کسی شمار میں نہیں ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ہر شمار میں ہیں۔ ہمارا تو ایک ہی فرض ہے اور وہ یہ کہ "میری تیری" ذمہ داری بہرحال پوری ہونی چاہیئے۔ غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہم پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انہیں پورا کرنا بہرحال ضروری ہے اس کے بغیر ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو منصوبہ افریقہ کے تعلق میں مجھ پر ظاہر فرمایا ہے اسے وہ اپنے فضل سے جلد کامیاب کرے ہمیں وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر خود ہی ہماری کوششوں میں برکت ڈالے تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں یہ خوشکن نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آ گیا ہے۔

ایک ہی دستر خوان پر

اپنے آقا کے ساتھ شریک طعام ہونے کا شرف

حضور ایدہ اللہ کے اس روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب کے بعد جو قریباً اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا ہزاروں احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت ہی ایمان افروز دعوت تھی جو لطافت و نظافت کے پہلو بہ پہلو انتہا درجہ کی سادگی اور اسلامی اخوت و مساوات کی آئینہ دار بھی ایک عجیب روح پرور اور کیف آور منظر تھا ہزاروں احباب اپنے آقا کی معیت میں کسی قسم کی تفریق یا امتیاز کے بغیر مٹی کے برتنوں میں ایک ہی قسم کا کھانا کھا رہے تھے۔ حتی کہ پانی پینے کے لئے بھی مٹی ہی کے آبخورے مہیا کئے گئے تھے۔ وہ بیک وقت جسمانی اور روحانی دونوں غذاؤں سے بہرہ اندوز ہو رہے تھے۔ جسمانی غذا وہ کھانا تھا جو اس تاریخی موقع پر سب احباب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور روحانی غذا اسلامی اخوت و مساوات کا وہ محور کن عملی مظاہرہ انہیں بہم پہنچا رہا تھا جو اس تاریخی اور یادگار موقع پر دیکھنے میں آیا۔ اور جو دیوانوں کو ایک نئی تازگی، قلوب کو ایک نئی جلا، اور روحوں کو ایک نئی پاکیزگی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔ اندازہ ہے کہ اس وقت کم و بیش چار ہزار افراد کو ایک ہی دستر خوان پر اپنے آقا ایدہ اللہ کے ساتھ شریک طعام ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا اس خصوصی شرف سے مشرف ہونے کے لئے احباب ملک کے کونے کونے سے کھنچے چلے آئے تھے۔ کھانا کھلانے کا انتظام حد درجہ مثالی تھا۔ ہزاروں ہزار احباب کے ایک ہی دستر خوان پر موجود ہونے کے باوجود کمال خاموشی وقار اور سہولت کے ساتھ سب کو ہی یکساں رفتار سے حسب ضرورت کھانا پہنچتا رہا۔ اور سب نے ہی خوشی خوشی سیر ہو کر کھانا کھایا اور روحانی نعمتوں سے بھی بہرہ حظ اٹھایا۔

اجتماعی دعا

اس مثالی دعوت طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے

اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور دعا پر یہ تاریخی اور یادگار تقریب بہت خوش اسلوبی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد علیٰ ذالک

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک

آپ کے مخلصانہ وعدوں کی ابتدائی ادائیگی نومبر میں ہونی ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھارت کی جماعتہائے احمدیہ کے سینکڑوں مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک میں فراخدلی سے وعدے لکھوانے کی توفیق پائی ہے اور یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ وعدوں کی ابتدائی ادائیگی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے بہت سے احباب نے بروقت بلکہ وقت سے پہلے ادائیگی کر دی ہے وہ احباب جن کی طرف سے ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی ان کی خدمت میں انفرادی طور پر خطوط تحریر کئے جا چکے ہیں۔ ایسے احباب نوٹ فرمالیں کہ ان کے وعدوں کی ادائیگی مندرجہ ذیل طریق پر ہونی ضروری ہے:-

۱۔ پانچ ہزار کے وعدہ میں سے دو ہزار روپیہ نومبر میں ادا ہونا ضروری ہے

۲۔ دو ہزار " " " پانچ سو " " "

۳۔ پانچ سو " " " دو سو " " "

ناظر بیت المال آمد قادیان

شہ نشین

باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ میں نشست گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر

باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقدس کے متعلق جماعت احمدیہ کا ہر فرد علم رکھتا ہے حضور علیہ السلام اپنے اصحاب کے ہمراہ باغ تشریف لے جایا کرتے تھے اور اکثر اوقات باغ میں اصحاب کو اکٹھا کر کے روحانی علمی و تربیتی مجالس منعقد فرمایا کرتے تھے اور باغ کے پھلوں شہتوت بیدانہ وغیرہ سے اصحاب کی تواضع فرماتے اور خود بھی ان کے درمیان بے تکلفی سے تشریف فرما ہو کر پھل کھاتے۔ ۱۹۰۵ء میں جب زلزلہ آیا تو حضور علیہ السلام اہل بیت کے ہمراہ باغ میں فروکش ہوئے۔ جماعت کے بہت سے دوست بھی حضور کے ساتھ باغ میں خیمہ زن ہو گئے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ میں ہی لگتا تھا۔ اور لنگر خانہ بھی باغ سے ملحقہ باغیچی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب میں خیموں میں رہتے تھے۔ اور باغ میں ہی پانچوں نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ بعض تصانیف اور براہین احمدیہ حصہ پنجم بھی حضور علیہ السلام باغ میں تصنیف فرماتے رہے ہیں۔ باغ میں قیام کے دوران وقت کا بہت بڑا حصہ حضور کا دعاؤں میں گزرتا تھا۔ اہل بیت کے لئے باغ کے ایک حصہ میں بعد میں ایک مکان بھی حضور نے تعمیر کروا دیا تھا۔ تاکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا جب حضور کے ساتھ باغ میں فروکش ہوا کریں تو انہیں اور دیگر مستورات کو رہائش کی سہولت رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقدس باغ میں جس جگہ نشست فرمایا کرتے تھے وہ پختہ چبوترے کی شکل میں بنی ہوئی تھی اور چبوترے کے اندر کی طرف ڈیڑھ فٹ اونچی نشستیں بنی ہوئی تھیں۔ چبوترے کے جانب مشرق دیوار کے درمیان میں حضور کی نشست گاہ تھی۔ یہ چبوترہ گھنے درختوں کے سایہ میں بنا ہوا تھا۔ اور اسے "شہ نشین" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس جگہ دعائیں کرنے اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے جماعت کے بزرگ اور دوست کثرت سے آتے تھے۔ چند سال قبل دیمک کے اس کی بنیادوں کو کھوکھلی کر دینے اور اس پر آم کا درخت گر جانے کی وجہ سے شہ نشین منہدم ہو گیا تھا۔ احباب جماعت کی خواہش تھی اور صدر انجمن احمدیہ کا پروگرام تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدس یادگار کو جلد دوبارہ تعمیر کرایا جائے تاکہ دوست یہاں آکر دعائیں کریں اور برکتیں حاصل کریں۔ چنانچہ فنڈ کے فراہم ہو جانے پر شہ نشین کی پختہ تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ۹ نبوت ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۹ نومبر ۱۹۷۰ء) کو بروز پیر ساڑھے چار بجے شام حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت و حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و ممبران صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و بعض بزرگان نے علی الترتیب بنیادی اینٹیں رکھتے شہ نشین کی تعمیر کا کام پرسوز دعاؤں کے ساتھ شروع فرمایا۔

پہلے شہ نشین کا رقبہ ۱۳ × ۱۳ فٹ تھا۔ اب رقبہ ۱۶ × ۱۶ فٹ کر کے اس میں قدرے توسیع کر دی گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کے وقت کے شہ نشین کا ملبہ موجودہ شہ نشین کے اندر محفوظ کر دیا گیا ہے اور شہ نشین جانب شمال۔ جنوب۔ مغرب بڑھایا گیا ہے۔ لیکن جانب مشرق دیوار کو اصل بنیاد پر ہی قائم رکھا گیا ہے۔ اور حضور کی نشست گاہ کو بھی شہ نشین میں اسی مقام پر قائم رکھا گیا ہے جس جگہ حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوتے تھے۔

امید ہے کہ شہ نشین کی تعمیر کا کام جلسہ سالانہ سے قبل مکمل ہو جائے گا۔ فنشنگ اور دروازہ۔ جالیاں لگانے۔ رنگ و پھلواڑی و راستے بنانے کے لئے کچھ مزید رقم درکار ہو گی۔ اور اسے بارونق جگہ بنا دیا جائے گا

اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقدس جگہوں اور یادگاروں کو قائم رکھنے، ان کی نگہداشت اور آباد رکھنے اور ان سے خیر و برکت حاصل کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔

عبد القادر دہلوی
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تصحیح

:- بدر مورخہ ۸ اخاء (اکتوبر) میں صفحہ ۸ پر نکاح کے جو اعلانات شائع ہوئے ہیں ان میں عزیزہ امۃ الرحمن سلمہا بنت مکرم حکیم غلام محمد صاحب یاڑی پورہ کے اعلان میں "مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر" کے الفاظ رہ گئے تھے تصحیح فرما لیں

غلبہ اسلام اور احمدیت کی بنیاد

تحریک جدید ——— اور ہمارا کام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ حضور انور کا ارشاد فرمودہ خطبہ تو موصول نہیں ہوا اس لئے فی الحال اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت اور اس کے نتائج کے بارہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ فرمایا:-

" یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔ ان پانچ ہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں ایک انقلاب برپا کریں گی آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے ان سب باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے، اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال سے جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں۔ ہم اسی کی رحمت کے امیدوار ہیں "

تحریک جدید کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے۔ اور اس کے جس قدر شاندار نتائج اب تک نکل چکے ہیں اور روز روشن کی طرح دنیا کے سامنے آچکے ہیں اور اب بھی نکل رہے ہیں ان کی کسی قدر تفصیل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ افریقہ کی روداد جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے اور اب تک حضور انور اس کے خوشکن نتائج کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے غلبہ کا ظہور شروع ہو جائے گا۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے:-

" میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت غالب ہو کر رہے گی انشاء اللہ۔ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں اور جوانوں مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہیگا۔"

ان نتائج کی روشنی میں ہماری ذمہ داریاں اور ضرورتیں بڑھ رہی ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ اور پھر اپنے وعدہ کی جلد ادائیگی کی جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے

وکیل المال تحریک جدید قادیان

فہرست وعدہ جات نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وہ خوش نصیب احباب جن کو اپنے آقا و امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی ہے ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں اور فہرست ہذا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی بغرض دعا بھجوائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور ایفائے عہد کی توفیق دے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

۱۔ مکرم سی کے علوی صاحب پینگاڑی /۲۰۰۰	۲۔ مکرم ایم کے محمد بشیر صاحب منار گھاٹ /۵۰۰
۳۔ " دی کے محی الدین صاحب تمبی /۵۰۰	۴۔ " سید جعفر حسین صاحب ایڈوکیٹ قادیان /۵۰۰
۵۔ " مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید جعفر حسین صاحب قادیان /۵۰۰	۶۔ " صدیق اشرف علی صاحب موگرال /۵۰۰
۷۔ مکرم چودھری عبد القدیر صاحب درویش قادیان /۵۰۰	۸۔ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی /۵۰۰
۹۔ مکرم افتخار احمد صاحب اشرف درویش قادیان /۵۰۰	

درخواست دعا۔ عزیزم بشارت احمد صاحب ولد حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ آجکل لندن میں ایک خاص کورس کر رہے ہیں ان کی کامیابی اور ان کے اہل و عیال اور والدین کے لئے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خود عاجز مالی تنگی کی وجہ سے اپنا رسالہ "صلوٰۃ الاولیاء" شائع نہیں کر سکا۔ احباب دعا فرما دیں کہ مالی تنگی اور پریشانی دور ہو اور رضاء الٰہی حاصل ہو۔ آمین۔ خاکسار رحیم ابراہیم خلیل کاتب دفتر الفرقان ربوہ

رمضان المبارک کے فضائل و مسائل

از مولوی عبدالقادر صاحب دانش سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ رمضان المبارک کے مہینے کی توصیف قرآن مجید میں اس کی تقدیس۔ جامعیت و برکات کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ یہ سراسر خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار و برکات موسلا دھار بارش کی طرح برستے اور تیز ہوا کی طرح چلا کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے لئے انابت الی اللہ، تعلق باللہ، تقویت، خشیت، ایمان، تقوےٰ، طہارت میں کمال حاصل کرنے کے دن ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ عرش سے سماء الدنیا پر اتر آتا ہے۔ اور ارشاد فَإِنِّي قَرِيبٌ فرماتا ہے۔ اور اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ کی صدائیں اس کے نیک بندوں کے کانوں میں گونج رہی ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جب مقرب بالقرآن دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے اس خادم کے جلال کے ساتھ اس پر تجلی فرماتا ہے اور اپنی روح اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبولیت دعا کی بشارت دیتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

اس مبارک مہینے میں فرشتے خدا کا کلام اور ہر قسم کی برکتیں لے کر نازل ہوتے ہیں۔ اور نیک کاموں اور نیکیوں کی بڑے زور سے تحریک چلائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت، عفو، درگذر اور رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ خدا کے بندے اپنی کوتاہیوں، لغزشوں اور گناہوں کو سربسجود ہو کر گریہ زاری اور توبہ استغفار کرکے دھو ڈالیں۔ اس طرح ان کے دلوں سے ایمان کی سیاہی دور ہو سکے۔ اور روحانیت کے اعلےٰ کمالات اور مدارج انہیں حاصل ہو سکیں۔ اس مبارک مہینے میں ہم میں نمایاں تغیر پیدا ہونا چاہیئے۔ تاکہ رمضان کی برکات سے فیضیاب ہو سکیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ دراصل روحانیت کا موسم بہار ہے۔ ہمیں اس مبارک مہینے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے اندر کامل تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ وہ تبدیلی ایسی پاک تبدیلی ہو جو تمام دنیاوی علائق سے بے تعلق کر کے اللہ تعالیٰ کی منشاء پر چھوڑ دے۔ ہمیں ظاہر و باطن دونوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض فرماتے ہیں:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔۔۔۔ ہمیں اس مہینے کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔ اور رمضان المبارک کی اصل و مخصوص عبادت روزہ ہے۔ اور روزہ کے لوازم یہ ہیں کہ مطابق ارشادات قرآن و سنت و حدیث ایک روزہ دار ذکر الٰہی تسبیح و تحمید، تلاوت قرآن کریم اور نوافل پڑھا کرے۔ تہجد، تراویح پڑھے۔ تہجد کی نماز بہرحال تراویح سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن کو صحت، ہمت اور توفیق دی ہے انہیں تہجد ادا کرنی چاہیئے۔ بوڑھے، کمزور دل اور تہجد کے لئے نہ اُٹھ سکنے والوں کو تراویح میں شامل ہونا چاہیئے۔ بندگانِ خدا تراویح اور تہجد دونوں ادا کرتے ہیں۔ اور تہجد کے بعد وتر ادا فرماتے ہیں۔ اور رمضان المبارک میں لغویات۔ فضول گوئی اور بُری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور ان مجالس میں جہاں قرآن و حدیث کا درس ہوتا ہو۔ اللہ اور رسول کی باتیں بیان ہوتی ہوں اُن میں اور دعاؤں میں وقت گذارے۔ توفیق ملے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بھی بیٹھے۔

جس طرح ایک مسلمان ایک اشتیاق سے رمضان المبارک کا انتظار اور استقبال کرتا ہے اسی خلوص دل اور صحت نیت اور پاک ارادے سے روزے رکھنے چاہئیں اور رمضان کی عبادات پورے انہماک اور ذوق و شوق سے ادا کرنی چاہئیں۔ خود بھی نیک کام کرنے چاہئیں۔ دوسروں کو بھی نیکیوں کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اس مبارک مہینے کا آنحضرت صلعم شدت سے انتظار فرمایا کرتے تھے اور رمضان المبارک میں عبادت، ریاضت اور صدقہ و خیرات پر خاص زور دیتے تھے۔ اور اہلبیت و صحابہ کرام کو بھی رمضان المبارک کی برکات سے فیضیاب ہونے کی تلقین فرماتے۔ فی الاصل رمضان المبارک کا مہینہ تقویٰ کے اعلیٰ مدارج طے کرنے کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم میں ہے کہ شعبان کے آخری دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا:۔

"کل سے تم پر عظیم القدر مہینہ چڑھ رہا ہے۔ یہ بہت برکتوں والا مہینہ ہے اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اس کی راتوں میں تہجد کے لئے اُٹھنا بہت بڑی طوعی نیکی ہے اس ماہ میں جو شخص کوئی نفلی کام کرتا ہے۔ اُسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں فرض کے ادا کرنے سے ملتا ہے۔ اور فرض کا ثواب تو اس ماہ میں ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ پھر یہ باہمی ہمدردی کا بھی مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اُسے گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی گردن آگ سے آزاد کی جاتی ہے۔ اور روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر روزہ افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے۔"

اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی برکات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ہر بالغ۔ عاقل صحت مند اور مقیم مومن پر روزے فرض ہیں۔ انہیں روزے رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

حالت مرض اور حالتِ سفر میں روزے بموجب فرمانِ الٰہی نہ رکھنے چاہئیں۔ مریض کو صحتیاب ہونے پر اور مسافر کو سفر ختم ہونے کے بعد چھوٹے ہوئے روزے پورے کرنے چاہئیں۔ حاملہ۔ حائضہ۔ مرضعہ کو بھی روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ بہت زیادہ ضعیفوں کو بھی روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ جن کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی توفیق نہ ملے انہیں فدیۃ الصیام کے طور پر مسکین کو کھانا کھلا دینا چاہیئے۔ فدیہ سے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے بعد میں پورے کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ چھوٹی عمر کے بچوں کو روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ ہاں بلوغت کے قریب پہنچنے والے بچوں کو روزے رکھانے کی مشق کرانی چاہیئے۔ تاکہ بالغ ہونے پر وہ پورے روزے رکھ سکیں۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا چاہیئے اور پو پھٹنے سے کر غروبِ آفتاب تک کھانا پینا ترک کر دینا چاہیئے۔ اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات کی طرف بھی توجہ نہ دینی چاہیئے۔ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیئے

اللہ تعالیٰ نے رمضان مبارک کے مہینے سے پورے طور پر فیضیاب ہونے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ہم سب کو توفیق دے آمین۔

نصرت گرلز سکول قادیان کی احمدی طالبہ کی

پنجاب ایجوکیشن بورڈ کے مڈل امتحان میں نمایاں کامیابی

قادیان ۷ ارجولائی — جماعت کی قدیمی مرکزی درسگاہ "نصرت گرلز سکول" کو دیگر سکولوں کے مقابلہ میں ہمیشہ یہ امتیاز حاصل رہا ہے کہ جہاں اس ادارے میں احمدی اور غیراز جماعت بچیوں کو پردہ کی رعایت سے نہایت پاکیزہ اور اسلامی ماحول میں تعلیم دینے کا معقول و خاطرخواہ انتظام موجود ہے۔ وہاں تعلیمی اعتبار سے بھی اس درسگاہ نے ہر سال اپنا مخصوص معیار برقرار رکھا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

چنانچہ امسال ماہ فروری میں پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی جانب سے صوبائی سطح پر مڈل سٹینڈرڈ کے جو امتحانات لئے گئے اس میں سکول ہذا کی طالبہ عزیزہ عائشہ بیگم بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے نہ صرف امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کی بلکہ پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے دو سال کے لئے وظیفہ بھی حاصل۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو عزیزہ مذکورہ اور سکول کے لئے بھی بابرکت کرے۔ اور مزید اعلےٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کا انتقال پُر ملال

از مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ۔ انچارج مبلغ دہلی

مدراس کی کانفرنس سے فارغ ہو کر جب میں دہلی پہنچا تو میرے چھوٹے بھائی عزیزم مولوی نور الحق صاحب انور کی طرف سے والدہ محترمہ کی تشویشناک حالت کی اطلاع آئی ہوئی تھی۔ خاکسار اس کوشش میں تھا کہ ویزا لے کر ربوہ پہنچوں تاکہ ان سے ملاقات کر سکوں لیکن ابھی میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا کہ مورخہ ۱۳ نومبر کو جناب ناظر صاحب خدمت درویشاں کی طرف سے والدہ محترمہ کی وفات کی غمناک اطلاع موصول ہوئی۔ آمدہ تار سے معلوم ہوا کہ والدہ محترمہ ۱۲ نومبر کی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی تھیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مجھے اس امر کا بہت ہی صدمہ ہے کہ میں ان کے آخری دیدار سے محروم رہا۔

امسال نارووال کے شروع میں میرے بڑے بھائی مولوی نذیر احمد صاحب فاضل کا انتقال بڑانہ ضلع جھنگ میں ہو گیا تھا۔ میں ان سے بھی آخری وقت ملاقات نہیں کر سکا تھا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء میں شرکت کے لئے میں ربوہ گیا تھا لیکن بھائی صاحب اس وقت راولپنڈی کے ہسپتال میں برائے علاج داخل تھے۔ اور ربوہ نہیں آ سکتے تھے۔ میں چونکہ قافلہ میں شریک ہو کر ربوہ گیا تھا اس لئے کسی دوسری جگہ جانے کا سوال نہیں تھا۔ ان سے ملاقات کئے بغیر ہی دہلی واپس آ گیا اور میری واپسی کے تقریباً ایک ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

بھائی صاحب کی وفات کا والدہ محترمہ نے بہت صدمہ کیا اور اس کے بعد ان کی صحت کمزور ہونے لگی۔

والدہ محترمہ نے قریباً اسی سال کی عمر پائی۔ آپ کی پیدائش بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں ہوئی تھی۔ وہ پیدائشی احمدی نہیں کیونکہ احمدی خاندان میں آپ نے آنکھ کھولی تھی۔ سلسلہ سے اور خلافت سے محبت رکھنے والی اور بہت ہی نیک، متقی اور دعاگو خاتون تھیں۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا انہیں پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرتے دیکھا۔

۱۹۲۶ء تک والد محترم جناب صوفی علی محمد صاحب درویش مرحوم کا قیام نارووال ضلع سیالکوٹ میں تھا۔ اس لئے ہم سب بھی ان کے ساتھ نارووال میں مقیم تھے۔

۱۹۲۶ء کے شروع میں والد صاحب مرحوم نے ہم سب کو سلسلہ دینی تعلیم قادیان بھجوانے کا فیصلہ فرمایا تو اس وقت والدہ محترمہ کو بھی ہم بھائیوں کے ساتھ قادیان بھجوا دیا۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۷ء تک ۱۸ سال آپ کا قیام قادیان میں رہا۔ اپریل ۱۹۴۷ء میں جب میری شادی ہوئی تو اس وقت میں دہلی میں ہی بحیثیت مبلغ انچارج کے متعین تھا۔ میں والدہ صاحبہ اور اہلیہ کو دہلی لے آیا۔ ستمبر ۱۹۴۷ء تک ان کا قیام دہلی میں میرے پاس رہا۔

ستمبر میں دہلی کے حالات کے پیش نظر انہیں اور اہلیہ کو لاہور بھجوا دیا۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں جب لاہور میں منعقدہ شاورت میں شریک ہونے کے لئے مجھے بھی دعوت دی گئی چنانچہ میں شریک ہوا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آپ نے دہلی واپس چلے جانا ہے۔

حضور کے ارشاد کے مطابق میں نے اپنی اہلیہ کو بھی اپنے ہمراہ دہلی لانے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت میں نے والدہ محترمہ سے بھی عرض کیا کہ آپ بھی میرے ہمراہ دہلی چلیں اور میرے پاس ہی قیام فرمائیں۔ اس وقت پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کی پابندی ابھی نہیں تھیں لیکن والدہ محترمہ نے فرمایا کہ بیٹا میں اب حضرت صاحب کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکوں گی جہاں حضرت صاحب رہیں گے میں بھی وہاں رہوں گی۔ چنانچہ ربوہ کی تعمیر تک لاہور میں قیام پذیر رہیں۔ اور ربوہ کی تعمیر ہونے پر آپ ربوہ تشریف لے گئیں اور عزیزم مولوی نور الحق صاحب انور سابق مبلغ مشرقی افریقہ امریکہ و جزائر فجی کے پاس قیام پذیر رہیں۔

میں نے کئی دفعہ اصرار کیا کہ کچھ عرصہ کے لئے پاسپورٹ ویزا حاصل کر کے دہلی تشریف لے چلیں تو فرماتیں میری صحت کمزور ہے۔ معلوم نہیں کب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ جائے اس لئے میں دہلی جا کر مرنا نہیں چاہتی میں ان سے عرض کیا کرتا تھا کہ دہلی سے تو ہم آسانی قادیان آ جا سکتے ہیں۔ آپ کو میں قادیان لے جاؤں گا لیکن وہ یہی فرماتیں کہ میں اب مرکز اور حضرت صاحب کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔

ہماری تعلیم کے زمانہ میں آپ نے جس شفقت سے ہماری تعلیم و تربیت کی اور باوجود نامساعد حالات کے مجاہدانہ رنگ میں ہم تینوں بھائیوں کی تعلیم کا انتظام کیا وہ ہم نہیں بھول سکتے ظاہری کوشش کے ساتھ آپ دن رات دعاؤں میں لگی رہتی۔ اور آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم تینوں بھائیوں کو قادیان دارالامان میں دینی تعلیم کی تکمیل کرنے اور پھر سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں ہر سال کوشش کر کے ربوہ کے جلسہ میں شرکت کرتا تھا اور اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لے کر جاتا تھا تاکہ ہمارے بچے جہاں جلسے کی برکات سے مستفیض ہوں وہاں والدہ محترمہ سے بھی ملاقات کر کے ان کی دعاؤں سے حصہ لے سکیں۔

ان دنوں جب ان کی تشویشناک حالت کی خبریں آئیں تو بچے یہی دعائیں مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسہ سالانہ تک زندگی عطا فرمائے تاکہ ہم سب ان سے ملاقات کر سکیں۔ لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کی آمد سے قبل ہی وہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ دل آپ کی جدائی سے حزیں ہے۔ اور آنکھیں نمناک ہیں۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ احباب کرام سے اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ والدہ محترمہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں جنۃ النعیم میں اپنے سایہ تلے جگہ عطا فرمائے۔

آمین

دہلی میں حضرت گورونانک جی مہاراج کے جنم دن پر منعقدہ جلسوں میں احمدی مبلغ کی تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی

حضرت گورونانک جی مہاراج کے جنم دن پر سکھ دوستوں کے بڑے بڑے اجتماع ہوئے۔ سب سے بڑا اجتماع گاندھی گراؤنڈ میں صبح ۸ بجے سے شروع ہوا۔ اس اجتماع میں خاکسار کو حضرت بابا نانک جی کی سیرت بیان کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اور پوسٹروں میں بھی خاکسار کا نام جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے رکھا گیا تھا۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تک گورو جی کو شردھانجلی پیش کی۔ اور آپ کی جیون کے متعدد واقعات بیان کئے۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے جو ارشادات گورونانک جی کے بارہ میں ہیں وہ سکھ سنگت کے سامنے رکھے۔ آپ نے اپنے زمانہ میں جس رنگ میں توحید کا قیام فرمایا اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشش کی گرنتھ صاحب کے شلوکوں کی روشنی میں اس کو تفصیل سے بیان کیا۔ تقریر کے بعد مختلف سکھ دوستوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور انہوں نے مبارکباد کا پیغام دیا۔ رات کو موگل نئی دہلی کے گوردوارہ میں خاکسار کو مدعو کیا گیا۔ اور یہاں بھی میری تقریر نصف گھنٹہ سے زائد تک آپ کے جیون پر ہوئی۔ اس تقریر میں بھی خاکسار نے بتایا کہ بابا جی کی آمد پر سنسار کی کیا حالت تھی اور آپ نے شرک کے استیصال اور توحید کے قیام کے لئے کیا کوششیں کیں۔

مسلمان صوفیاء اور فقراء سے آپ کے تعلقات کو بیان کرتے ہوئے سکھ مسلم اتحاد پر روشنی ڈالی۔ خاکسار کی تقریر گرنتھ صاحب کے شلوکوں سے مزین تھی۔ میں نے حاضرین پر یہ وضاحت کی کہ ہم صرف دکھاوے کے طور پر باباجی کی عظمت کو بیان نہیں کرتے بلکہ سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی بناء پر ہم یہ دشواس رکھتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی نیک مہاپرش ظاہر ہوتے رہے جن میں سے حضرت گورونانک جی بھی تھے۔ اپنے اس استدلال کے لئے خاکسار نے قرآن مجید کی بعض آیات بھی پیش کیں۔ اتوار کے دن نئی دہلی کے ایک اور اجتماع میں بھی خاکسار کو مدعو کیا گیا ہے۔ جس میں انشاء اللہ شریک ہو کر گورو جی کی سیرت احمدیہ نقطۂ نگاہ سے پیش کی جائے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ (منیجر بدر)

رمضان کے مسائل

از عزیز لبشارت احمد صاحب بدر متعلم مولوی فاضل کلاس — قادیان

رمضان المبارک کا بابرکت و مطہر مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایک دفعہ پھر ہماری زندگیوں میں وہ مبارک دن آئے ہیں جن کا ہمیں شدت سے انتظار تھا۔ رمضان المبارک کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی کامل اور عالمگیر شریعت کو نازل فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ۔ یعنی یہی وہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں ہم نے قرآن جیسی شریعت نازل فرمائی یہ بابرکت مہینہ انسان کی جسمانی اور روحانی پاکیزگی کا باعث ہے۔ کیونکہ اس مہینہ میں انسان کی دونوں قوتوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ رمضان المبارک کے ان چند ایام میں جو ٹریننگ ہمیں دی جاتی ہے اُس کے بہت سے مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے روزمرہ کے دستور العمل کو بالکل بدلا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اُن حلال اور جائز چیزوں سے بھی جنہیں ہم آزادی کے ساتھ اپنے استعمال میں لاتے تھے ہمیں ایک وقت مقررہ تک روک دیتا ہے تا ہمارے اطوار و عادات کی سابقہ عمارت کو منہدم کر دیا جائے اور اُس کی جگہ تقویٰ و پرہیزگاری کی نئی عمارت کھڑی کر کے اُس پر صبغۃ اللہ کا خوبصورت رنگ چڑھا کر ہماری روحوں کو صیقل کیا جائے۔ اور ہمارے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کرے جو آئندہ ہماری عملی زندگی میں نیکی کی راہ ہموار کرنے والی ہو۔

ذیل میں احباب کی سہولت و افادیت کے پیش نظر رمضان المبارک کے چند ضروری مسائل کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان شریف میں مسلمانوں پر مسلسل ایک ماہ کے روزے فرض کئے ہیں جن کی فرضیت اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۴) یعنی اے ایمان والو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اس طرح فرض کیا جاتا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ روزہ کے نتیجہ میں انسان کو تقویٰ حاصل ہوتا ہے تقویٰ کیا چیز ہے۔ یہی کہ ایک مومن کو اپنے ہر عمل میں خدا نظر آئے۔ اس کا نام تقویٰ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزے انسان میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں۔

روزہ روحانی ترقی کا بہترین ذریعہ ہے اس سے انسان کی روح پاک ہوتی ہے کیونکہ روزہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ لڑائی جھگڑے اور دیگر لغویات سے روکا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن تم میں سے کوئی روزہ رکھے اُسے چاہیئے کہ نہ تو وہ فحش کلامی کرے اور نہ ہی شور و غوغا کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اُسے گالی دے یا اُس سے جھگڑا کرے تو یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ اس حدیث میں روزہ اور روزہ دار کی جو فضیلت بیان ہوئی وہ کچھ کم نہیں۔ روزہ رکھنے سے نہ صرف روزہ دار میں بلکہ پورے معاشرہ میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جسمانی اعتبار سے بھی روزہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مفید قرار دیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے موجودہ زمانہ میں طب بھی تسلیم کر چکی ہے۔

رمضان المبارک کے روزوں کے لئے چاند کا دیکھنا ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ۔ یعنی ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر روزے افطار کرو۔ اگر بادل کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے مہینے کے تیس دن پورے کرو۔

سحری کے وقت کھانا کھانا موجب خیر و برکت ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ روزے رکھنے میں نیت کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ روزہ میں اُس کے آداب و احکام ملحوظ رہیں۔ کیونکہ اسلام میں تمام اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔ اس لئے روزہ کے وقت یہ نیت ہو کہ میں رمضان کے روزے رکھ رہا ہوں۔

روزے کی حالت میں غلطی سے کوئی چیز کھا لینا روزے کو فاسد نہیں کرتا۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔ یعنی جس نے روزہ کی حالت میں کھانا کھایا یا پانی پیا وہ روزہ دار ہی ہے۔ وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔ ہاں اگر کوئی جان بوجھ کر کھا لے یا پی لے تو پھر اُس پر کفارہ لازم ہے۔ جو ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ۶۰ روزے رکھنا مقرر ہے۔

حاملہ اور مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی عورت کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ مطلقاً معاف کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسافر، بیمار اور حائضہ عورت کے لئے روزے معاف ہیں۔ ہاں ان ایام کے گذر جانے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضاء کرنی ضروری ہے۔ اگر کوئی مجبوری کی وجہ سے قضاء نہ کر سکے تو اُس کے لئے روزوں کا فدیہ دینا ضروری ہے۔ جو ایک دن کے روزہ کے بدلہ میں کسی غریب یا مسکین کو دونوں وقت کا کھانا کھلانا مقرر ہے۔

پانی یا کھجور سے روزہ افطار کرنا سنت ہے [illegible] جس طرح روزہ افطار کرنا باعث خیر و برکت ہے۔ اسی طرح روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بھی باعث خیر و برکت ہے۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا۔ اُس کے لئے بھی روزہ دار کے برابر ثواب مقرر ہے۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اپنے اندر بے شمار برکات رکھتا ہے۔ اس لئے آخری عشرہ میں عبادات اور ذکر الٰہی میں زیادہ سے زیادہ مصروف رہنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس عشرہ میں کثرت سے ذکر الٰہی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی کمر کس لیتے تھے یعنی خوب عبادت کرتے تھے۔ آپ اپنے اہل کو بھی بیدار کرتے اور اُن کو بھی عبادت اور ذکر الٰہی کی ترغیب دیتے تھے۔

اسی طرح رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنت موکدہ ہے یہی وہ ایام ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ اور حضور نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ اور جس خوش نصیب شخص کو یہ مبارک گھڑی حاصل ہو تو وہ یہ دعا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

رمضان المبارک میں تلاوت کلام پاک کثرت سے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کریم کثرت سے پڑھنا بے شمار برکات کا حامل ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی صلعم ہے:

"مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .... الخ"

یعنی جو شخص قرآن کریم پڑھے گا اور اُس پر عمل کرے گا تو قیامت کے دن اُس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے قرآن کریم پڑھا کریں۔

رمضان میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا بھی موجب خیر و برکت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب رمضان المبارک کے ان مسائل پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی ابدی نعمتوں کے وارث بنیں۔ آمین۔

نیا نظام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تقریر "نظام نو" میں فرماتے ہیں:۔

"نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بیجا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے۔ اور جس کی بنیاد "الوصیت" کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔" ۔۔۔ پس جماعت کے ہر مرد و عورت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible]

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی جانب سے

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں دعوت عصرانہ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی جانب سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حیدرآباد میں تشریف آوری پر مورخہ ۲۲ اکتوبر بوقت شام احمدیہ کالونی میں ایک دعوت عصرانہ پیش کیا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد یہ تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی تلاوت قرآن کے بعد محترم صدر صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی گلپوشی فرمائی۔ اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے صاحب صدر کی گلپوشی کی۔ ازاں بعد مکرم منصور احمد صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی معروف نظم یہ

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین کو ایک بصیرت افروز تربیتی خطاب سے نوازا۔

آخر میں محترم الحاج محمد معین الدین صاحب صدر مجلس نے صدارتی تقریر کی اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین کی معیت میں ایک لمبی پُرسوز دعا فرمائی۔

اس عصرانہ میں حاضرین کی تعداد بشمول انصار و اطفال دو صد سے زیادہ تھی۔ سب حاضرین کی تواضع چائے اور شیرینی سے کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی گلپوشی اور تقریر کے دوران کئی فوٹو بھی لئے گئے۔ اس طرح یہ انتہائی دلچسپ اور روحانی مجلس رات ۸ ½ بجے اختتام کو پہنچی۔

خاکسار احمد مجید المجید قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن

جلسہ سیرت النبی صلعم جماعت احمدیہ چندا پور

مورخہ ۱۴ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ چندا پور کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم غلام علی صاحب نے فرمائی۔ مکرم منور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ اور مکرم شریف احمد صاحب غازی نے علی الترتیب حمد اور نعت خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد مکرم رحمت اللہ صاحب جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم محمد قدرت اللہ صاحب نے حقیقت احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسرے نمبر پر مکرم رحمت اللہ صاحب جنرل سیکرٹری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں تفصیل سے بیان کیں۔ آخر میں مکرم صدر جلسہ نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر احادیث کی روشنی میں مدلل تقریر فرمائی۔ اور حاضرین جلسہ سے تعمیر مسجد کے سلسلہ میں دل کھول کر چندہ دینے کی اپیل کی۔ اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخواست کیا۔

خاکسار محمد رحمت اللہ جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چندا پور و (آندھرا پردیش)

"زکوٰۃ"

(۱) اسلام میں "زکوٰۃ" ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

(۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

(۳) کوئی دوسرا چندہ "زکوٰۃ" کا قائم مقام تصور نہیں کیا جاسکتا (۴)

(۴) "زکوٰۃ" مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔

* حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

ناظر بیت المال قادیان

خدام الاحمدیہ سرینگر کا ماہانہ تربیتی و تبلیغی اجلاس

مورخہ یکم نومبر کو خدام الاحمدیہ سرینگر کا ماہانہ تبلیغی و تربیتی اجلاس مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا آغاز خاکسار کی تلاوت کلام مجید اور مکرم محمد مقبول صاحب راتھر قائد خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام کی نظم سے ہوا۔

ازاں بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر نے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت و نمونہ کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب سرجن نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد" کے عنوان پر۔ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور فریضہ تبلیغ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

ڈاکٹر اقبال صاحب کے بعد مکرم مظفر صاحب رشی نگر نے "ہمارے فرائض" کے عنوان سے اور مکرم عبدالسلام صاحب لون قائد خدام الاحمدیہ رشی نگر نے اسلامی شعائر اور خدام الاحمدیہ" کے عنوان پر دلچسپ تقاریر کیں۔

ازاں بعد خاکسار نے خدام کو چند تربیتی امور کی طرف متوجہ کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام ہمیں کس رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں اسی رنگ میں اپنے کو رنگنا ہوگا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا جس میں موصوف نے جملہ مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنے اندر ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی۔

صدارتی خطاب کے بعد مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ سرینگر نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور آئندہ ہر اجلاس میں شرکت کرنے کی تلقین کی۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اجلاس کے بعد دوست کافی دیر تک بیٹھے رہے اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں بات چیت ہوتی رہی۔ خدام الاحمدیہ سرینگر کی طرف سے چائے سے سب دوستوں کی تواضع کی گئی۔

خاکسار غلام نبی شاہ مبلغ انچارج سرینگر

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تاحال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس چندہ کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو اپنے اعتراض سے مفصل طور پر اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۷۹۸ منکہ امۃ العلیم عصمت بنت مرزا وسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ تعلیم۔ عمر پندرہ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور (پنجاب)۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اوّل:- میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔

دوئم:- مجھے اس وقت مبلغ تیس روپے صرف بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

سوئم:- آئندہ اگر میری ماہانہ آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی قادیان کو دیتی رہوں گی۔

چہارم:- اگر آئندہ مجھے کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل ہوئی یا میں نے خود پیدا کی تو میں اس کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی قادیان کو دوں گی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

پنجم:- میری وفات کے وقت جو میری جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد۔ مرزا وسیم احمد دارالمسیح قادیان ۱۹ | الامۃ۔ امۃ العلیم عصمت معرفت مرزا وسیم احمد قادیان۔ | گواہ شد۔ فیض احمد گجراتی درویش ولد حافظ غلام رسول صاحب مرحوم قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۰۱ منکہ آصفہ بیگم بنت شیخ محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور (پنجاب)

بقائمی ہوش و حواس، بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف اس وقت میرے والد صاحب پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ اس پانچ روپیہ جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بعد میں میری جائداد یا آمد ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جس قدر ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ آصفہ بیگم بنت شیخ محمد اسلم موصیہ۔ گواہ شد میاں الہ دین صحابی انچارج دفتر زائرین قادیان۔ گواہ شد عبد الحمید مومن کارکن دفتر زائرین قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۸۰۲ منکہ مبارک احمد ولد فتح محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور (پنجاب)

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف اس وقت میرے والد صاحب پانچ روپیہ جیب خرچ دیتے ہیں میں اس پانچ روپیہ جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بعد میں میری اور جائداد یا آمدنی ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جس قدر ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد مبارک احمد موصی ابن فتح محمد صاحب اسلم ۱۴ | گواہ شد میاں الہ دین صحابی انچارج دفتر زائرین قادیان ۱۴ | گواہ شد عبد الحمید مومن کارکن دفتر زائرین قادیان ۱۴

درخواست دعا

خاکسار پچھلے تین ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے بخار کے علاوہ شدید دردِ گردہ میں مبتلا رہا۔ گو اب رو بصحت ہوں مگر کمزوری بے حد ہے۔ اس بیماری کے اثرات اب بھی باقی ہیں۔ آنکھوں کی بینائی میں بہت کچھ کمی واقع ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور بصارت کو مزید کمزور ہونے سے روک دے آمین۔

خاکسار: سید غلام احمد احمدی نائب امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ۔

جلسہ سالانہ سے واپسی پر ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی پر جو احباب دفتر ہذا کے ذریعہ امرتسر سے اپنی سیٹوں کی ریزرویشن کروانا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ رقم کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف بھی فوری طور پر ارسال فرمائیں تاکہ بروقت ریزرویشن کا انتظام کیا جا سکے۔ عین جلسہ کے موقع پر جبکہ وقت بہت تنگ ہوتا ہے ریزرویشن کا انتظام بہت مشکل ہو جاتا ہے:

(۱) سفر کنندگان کے نام اور عمریں۔
(۲) درجہ جس میں ریزرویشن مقصود ہے۔
(۳) تاریخ سفر از امرتسر۔
(۴) کہاں تک کی ریزرویشن مطلوب ہے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مورخہ ۹-۱۰-۷۰ بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل عمر جینتہ کنٹہ میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کی ہمشیرہ عزیزہ بلقیس بیگم صاحبہ کے نکاح کا عزیز منصور احمد صاحب ابن ایس۔ ایم۔ احمد صاحب آف نیو کیپٹل اڑیسہ کے ساتھ مبلغ ڈھائی ہزار (۲۵۰۰) روپے حق مہر پر اعلان فرمایا۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

منظوری انتخاب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مندرجہ ذیل قاضی مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی منظوری دی جا چکی ہے۔ باقی جماعتیں بھی انتخاب قاضی کر واکر نظارت علیا سے منظوری لے لیں۔

(۱) کٹک :- مکرم سید عبد القدیر صاحب قاضی و صدر جماعت احمدیہ۔
(۲) جمشید پور و چائے باسہ :- مکرم سید محمد احمد صاحب قاضی و سیکرٹری مال۔

ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست دعا

اخویم مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب کشن گنج ضلع کوٹہ راجستھان سے اطلاع دیتے ہیں کہ گزشتہ دنوں گرد و پیش کے علاقہ میں فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے جس سے تمام علاقے میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ گوکہ حالات اب نارمل ہیں تاہم فکر و تشویش بدستور لاحق ہے۔

احباب و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شر پسندوں کے ہر فتنہ سے محفوظ رکھے اور ہر آن حامی و ناصر رہے آمین۔

خاکسار:
عبد العظیم درویش قادیان۔

رمضان المبارک میں

فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل۔ بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو، اور ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی مجبوری یا معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان مبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمادیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمادیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گا اور غریب درویش ان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان مبارک میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان مبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے اللّٰھم آمین۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

رفتار وصولی چندہ وقفِ جدید

حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی رفتار بہت گر گئی ہے اب تک کی وصولی تدریجی وصولی سے بہت کم ہے۔ سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور احبابِ کرام اپنے وعدوں کے مطابق جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

علاوہ ازیں آپ اس امر کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھیں کہ جو جماعتیں چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وقت سے پہلے ادا کر دیتی ہیں ان کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرضِ دعا پیش کر دی جاتی ہے۔ امید ہے احباب اپنے ذمہ بقایا چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ کیلنڈر ۱۳۵۰ ہجری شمسی

بمطابق ۱۹۷۱ عیسوی

احباب اور جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۵۰ ہجری شمسی (بمطابق ۱۹۷۱ء) چار جاذبِ نظر رنگوں پر مشتمل کیلنڈر جلد شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:۔

- جلی حروف میں آیتِ قرآنی کیلنڈر کو روشن کر رہی ہوگی۔
- آیت کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تینوں خلفاء کرام کے فوٹو ہوں گے۔
- کیلنڈر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "اسلام کا مستقبل" "احمدیت کا مستقبل" پر انگریزی میں دو اقتباسات ہوں گے۔
- کیلنڈر میں تاریخیں، دن و مہینے انگریزی حروف میں درج کر کے تمام علاقوں کے لئے یکساں فائدہ مند بنایا گیا ہے۔
- سال آئندہ میں جو تعطیلات منعقد ہوں گی ان کا بھی ذکر کیا جائے گا۔
- کیلنڈر دیدہ زیب، خوشنما اور اعلیٰ آرٹ پیپر پر شائع کیا جا رہا ہے۔
- کیلنڈر کے اوپر نیچے مضبوط ٹین کی پتریاں لگی ہوں گی تاکہ کیلنڈر دیر تک کارآمد رہے۔

ان سب خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت پچھتر پیسے (0-75 P.) رکھی گئی ہے۔ جملہ عہدیداران اور احبابِ جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں اور جماعتوں میں ایسے کیلنڈر آویزاں کئے جائیں۔ جماعتیں اور احباب مطلع کریں کہ کتنی تعداد میں کیلنڈر ان کو بھجوائے جائیں۔ نیز جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب اور جماعتیں نظارت دعوۃ و تبلیغ سے کیلنڈر خرید فرما سکتی ہیں۔ اس طرح اخراجات ڈاک کی بچت رہے گی۔

ایک کیلنڈر ڈاک کے ذریعہ بھجوانے پر ایک روپیہ مع ڈاک خرچ پڑے گا۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں اخراجات ڈاک کم ہوں گے۔

احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہجری شمسی تقویم کو فروغ دینے کے لئے زیادہ تعداد میں کیلنڈر خریدیں۔

کیلنڈر ۳۰×۲۰ سائز آرٹ پیپر پر شائع ہوگا۔

قیمت 0-75 P. اخراجاتِ ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجب

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA—1

فون نمبر:- 23—1652, 23—5222 تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام؛ دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ بلڈنگ سائٹس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

گلوب ربڑ انڈسٹریز

- آفس و فیکٹری: ۱۰ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۳۲۷۲ - ۴۴
- شوروم: ۱/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۰۴۰۱ - ۳۴
- تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"